

B.A. Part-III (Semester-VI) Examination
URDU LITERATURE
LITERATURE OF MODERN LANGUAGE

Time : Three Hours]

[Maximum Marks : 80

16

سوال نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی دو کی وضاحت ضروری نکات کے ساتھ کیجئے :۔

(الف) اُردو شاعری کے بارے میں اکثر یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے کہ اس کا میدان بہت تنگ ہے۔ اس میں کچھ گل و بلبل کی کہانیاں ہیں، کچھ عشق و محبت، ہجر و وصل کی داستانیں ہیں، کچھ دنیا کی بے ثباتی کا ذکر ہے، کچھ فلک کی شکایت اور نصیبوں کا رونا ہے۔ ”اللہ اللہ خیر سلا“ یہ رائے رکھنے والوں سے کوئی پوچھے کہ کیا انھوں نے اُردو شاعری کے پُر بہار باغ کے چمن چمن کی سیر کی ہے؟ کیا ہماری شاعری کے ہر خط و خال پر نظر ڈالی ہے؟ کیا یہ سمجھ لیا ہے کہ اُردو زبان حالات کے نقشے اور خیالات کی تصویریں کس کس طرح کھینچتی ہے؟ کیا یہ امتیاز کر لیا ہے کہ شاعرانہ بیان اور عامیانہ زبان میں کیا فرق ہوتا ہے؟

(ب) شاعر کے کلام میں یک رنگی نہ ہونے کا ایک سبب اور بھی ہے۔ فطرت انسانی کے علم، ذہن کی رسائی اور بیان کی قدرت کی بدولت شاعر اکثر دوسروں کے خیالات و جذبات کی ایسی سچی تصویریں کھینچتا ہے کہ وہ خود اس کے خیالات و جذبات معلوم ہونے لگتے ہیں۔ حسن و عشق کا بیان کرنے پر آتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ساری عمر حسن پرستی اور عاشق مزاجی ہی میں گزری ہے۔ نصیحت و موعظت کی طرف مائل ہوتا ہے تو ایک مشاق و اعظ معلوم ہونے لگتا ہے۔ فقر و تصوف کی طرف جھکتا ہے تو ایک زاہد خلوت نشین بن جاتا ہے جسے دنیا اور اہل دنیا سے سخت نفرت ہے۔ عیش و عشرت کا ذکر کرتا ہے تو ایک رند لا ابالی ہو جاتا ہے۔ جسے بھول کر بھی عقبی کا خیال نہ آیا ہو۔ مختصر یہ کہ شاعر ہمیشہ اپنی ہی حالت کا نقشہ نہیں کھینچا کرتا۔ دوسروں کے دل کا حال بھی بیان کرتا ہے۔

(ج) اگر رقیب حقیقت میں کثرت سے ہوں تو بھی کیا عیب ہے۔ رقیبوں کی کثرت کے معنی یہی تو ہیں کہ ایک معشوق کے عاشق بہت سے ہیں۔ عشق کا صحیح مفہوم سمجھنے والوں کے نزدیک عاشقوں کی کثرت سے معشوق کے اخلاق پر تو کوئی حرف نہیں آتا، ہاں یہ بات البتہ نکلتی ہے کہ معشوق کی صورت یا سیرت میں کچھ ایسی کشش ہے کہ ہر دل اس کی طرف کھینچتا ہے۔ اسی طرح معشوق کا عاشق سے زیادہ اس کے رقیبوں پر مہربان ہونا بھی کوئی عیب کی بات نہیں۔ رقیب بھی تو اس کے عاشق ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ معشوق عاشق سے زیادہ اس کے رقیبوں پر مہربان ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہنا ہے کہ وہ کسی ایک عاشق سے زیادہ دوسرے عاشقوں پر مہربان ہے اور اگر کسی کو اپنے ہر چاہنے والے سے یکساں محبت نہ ہو تو کیا تعجب!۔

(د) جو لوگ صرف چند مضمونوں کو ہماری شاعری کی کل کائنات سمجھتے ہیں وہ اس غلط فہمی کے خود ہی ذمہ دار ہیں۔ وہ اُردو شاعری کے دائرے کو تنگ کر کے غزل میں محدود کر دیتے ہیں۔ بے شک غزل ہی ہماری شاعری کی وہ صنف ہے جس کی خصوصیتیں ہر نگاہ کو اپنی طرف کھینچتی ہیں، ہر دل میں گھر کرتی ہیں، ہر زبان کو لذت دیتی ہیں اور ہر محفل کو گرماتی ہیں۔ مقدار کے لحاظ سے بھی شاعری کی ہر صنف سے غزل کا پلہ بھاری ہے۔ مگر رباعیاں، قطعے، قصیدے، مثنویاں و اسوخت، سلام مرثیے اور مسلسل نظمیں بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ مجموعی حیثیت سے غزلوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ لیکن کوتاہ نظری کا اجالا ہو کہ اُردو شاعری پر بحث کرتے وقت ان تمام صنفوں کا خیال دماغ کے کسی گوشے میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

16

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی دو شعری اقتباسات کی تشریح مع حوالہ کیجئے:۔

(۱) شمع محفل ہو کے تو جب سوز سے خالی رہا
تیرے پروانے بھی اس لذت سے بیگانے رہے
رشتہ الفت میں جب ان کو پروا نہ تھا تو
پھر پریشاں کیوں تری تسبیح کے دانے رہے
وہ جگر سوزی نہیں، وہ شعلہ آشامی نہیں
فائدہ پھر کیا جو گرد شمع پروانے رہے
خیر تو ساقی سہی، لیکن پلائے گا کسے؟
اب نہ وہ میکش رہے باقی، نہ میخانے رہے
رو رہی ہے آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تک گردش میں جس ساقی کے پیانے رہے
وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

(۲) غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا؟
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
براہمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں
حقیقت ایک ہے ہر شے کی خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرے کا دل چیریں
یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

(۳) یہ موجِ نفس کیا ہے، تلوار ہے
 خودی کیا ہے تلوار کی دھار ہے
 خودی کیا ہے؟ رازِ درونِ حیات
 خودی کیا ہے بیداریِ کائنات
 خودی جلوہ بد مست و خلوت پسند
 سمندر ہے اک بوندِ پانی میں بند
 سفر اس کا انجام و آغاز ہے
 یہی اس کے تقویم کا راز ہے
 ازل سے ہے یہ کشکش میں اسیر
 ہوئی خاکِ آدم میں صورت پذیر
 خودی کا نشین ترے دل میں ہے
 فلک جس طرح آنکھ کے تل میں ہے

(۴) برتر از اندیشہ سود و زیاں ہے زندگی
 ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیمِ جاں ہے زندگی
 تو اسے پیانہ امروز و فردا سے نہ ناپ
 جادواں ، پیہم رواں ہر دمِ جواں ہے زندگی
 زندگانی کی حقیقت کو کاهن کے دل سے پوچھ
 جوئے شیر و تیشہ و سنگِ گراں ہے زندگی
 بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جوئے کم آب
 اور آزادی میں بحرِ بیکراں ہے زندگی
 قلمِ ہستی سے تو ابھرا ہے مانندِ حباب
 اس زیاں خانے میں شیدا امتحان ہے زندگی
 خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا ایک انبار تو
 پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر ہے زہار تو

سوال نمبر ۳۔ علامہ اقبال کی نظموں میں سے کسی ایک نظم پر تبصرہ کیجئے:۔

(۱) طلوع اسلام

(۲) مسجد قرطبہ

(۳) خضر راہ

یا

اردو شاعری تقلیدی اور غیر فطری ہے؟ اس قول کی وضاحت کیجئے۔

سوال نمبر ۴۔ رضوی ادیب کی سوانح حیات اور ادبی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیجئے۔

یا

شاعر مشرق علامہ اقبال کی سوانح حیات اور ادبی خدمات تحریر کیجئے۔

سوال نمبر ۵۔ کسی ایک عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیجئے:۔

(۱) میرا پسندیدہ افسانہ نگار

(۲) مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی

(۳) میرا پسندیدہ ڈرامہ نگار

(۴) میرا پسندیدہ ادیب

سوال نمبر ۶۔ مندرجہ ذیل کی صنعتوں میں سے کوئی چار کی تعریف مع مثالوں کے وضاحت کیجئے:۔

(۱) استعارہ

(۲) تلمیح

(۳) کنایہ

(۴) لف و نشر

(۵) حسن تغلیل

(۶) تشبیہ

(۷) مبالغہ

(۸) مجاز مرسل

(۹) تضاد

(۱۰) ایہام